کوا حرام ہے

علامہ غلام رسول سعیدی

زاغ معروف کا شرعی حکم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ آج کل بعض علماء کی طرف سے ایک فتوٰی شائع ہوا ہے کہ یہ عام کوا جو ہمارے شہروں میں پایا جاتا ہے اس کو کھانا حلال اور جائز ہے ان کی طرف سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ کوّا مرغی کی طرح ہے۔ دانہ دنکا اور گندگی دونوں چیزیں کھاتا ہے۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امام اعظم نے اس کوے کو بلا کراہت حلال قرار دیا ہے براہِ کرم دلائل سے حق واضح کریں۔ بینوا۔ توجروا۔

سائل : محمد منشا رضوی

عام طور پر ہمارے شہروں میں جو کوا پایا جاتا ہے وہ چڑیا اور فاختہ وغیرہ کے بچوں کو پنجوں سے شکار کر کے کھاتا ہے، دانہ دنکا اور مردار بھی کھا جاتا ہے اور بچوں کے ہاتھ سے روٹی بھی جھپٹ کرلے جاتا ہے اس کا کھانا قرآن کریم حدیث شریف، ائمہ مذاہب کے اقوال اور قیاس صحیح سے ناجائز اور حرام ہے۔

زاغ معروف کے علاوہ کوّے کی دو مشہور قسمیں اور ہیں غراب زرع اور عقعق۔ غراب زرع معروف کوّے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ چونچ اور ٹانگیں سُرخ ہوتی ہیں نہ پنجوں سے شکار کرتا ہے اور نہ مُردار کھاتا ہے یہ بالاتفاق حلال ہے۔ عقعق جسامت میں کبوتر کے برابر ہوتا ہے۔ گندگی اور دانہ دنکا دونوں کھا لیتا ہے پنجوں سے شکار یہ بھی نہیں کرتا۔ اس کی حلت مختلف فیہ ہے۔

موخر الذکر دونوں قسمیں عام طور پر ہمارے شہروں میں نہیں پائی جاتیں۔
زاغ معروف کی حرمت پر چند دلائل ملاحظ فرمائیں۔
۱۔ کوّا ایک خبیث جانور ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وحرم علیھم الخبائث یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث چیزوں
کو حرام کر دیا ہے۔ اور کوّے کی خباثت پر دلیل یہ ہے۔
عن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من
الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحرم الغراب، والحدأۃ والعقرب
والفارۃ والکلب العقور۔ (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۴۷ وصحیح مسلم ج ۱ ص ۳۸۱)
حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں کہ پانچ جانور کل کے کل
فاسق ہیں جن کو حرم میں بھی قتل کر دیا جائے گا۔ کوّا، چیل، بچھو، چوہا اور باؤلا کتا۔
اور علامہ محمد بن محمود بابرتی متوفی ۷۸۶ھ فرماتے ہیں :۔
وسمیت فواسق استعارۃ لخبثھن (عنایہ شرح ھدایہ علی ھامش
فتح القدیر جلد ۲ صفحہ ۲۵۵) یعنی ان جانوروں کو فاسق ان کی خباثت کی بنا پر فرمایا
ہے اسی طرح ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ فرماتے ہیں اراد بفسقھن خبثھن (مرقاۃ
المفاتیح جلد ۵ صفحہ ۳۸۸) اور علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ الدمیری متوفی ۸۰۸ھ فرماتے
ہیں انہ حیوان خبیث الفعل خبیث المطعم و لذا امر صلی اللہ علیہ
وسلم بقتلہ فی الحل والحرم۔ (حیوٰۃ الحیوان الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۴)
کوّا ایک ایسا جانور ہے جس کے افعال بھی خبیث ہیں اور اس کا ذائقہ بھی
خبیث ہے اسی لیے حضور نے حرم اور غیر حرم میں اس کے قتل کا حکم فرمایا ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ حدیث شریف اور تصریحات علماء کے مطابق کوّا ایک خبیث
جانور ہے اور از روئے قرآن خبیث جانوروں کا کھانا حرام ہے لقولہ تعالیٰ
ویحرم علیھم الخبائث ۔۔۔ پس کوّا کھانا حرام ہوا۔
۲۔ سنن ابن ماجہ میں حدیث ہے۔

عن ابن عمر من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا واللہ ماھو من الطیبات ۔ (سنن ابن ماجہ ۲۴۴)

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ کوّے کو کون شخص کھا سکتا ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو فاسق فرما چکے ہیں۔ قسم بخدا وہ حلال جانوروں میں سے نہیں ہے ۔

۳ ۔ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحرم الغراب الحدیث (بخاری جلد۱ صفحہ۲۴۶)
یعنی حضور نے فرمایا کوّا فاسق ہے اور حیوانات میں فسق اور فاسق کا اطلاق اس جانور پر آتا ہے جس کا کھانا حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

او فسقا اھل لغیر اللہ بہ نیز فرمایا ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق اسی سبب سے علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں واما المعنی فی وصف الدواب المذکورۃ بالفسق فقید لخروجھا عن حکم غیرھا من الحیوان فی تحریم قتلہ وقیل فی حل اکلہ (فتح الباری شرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۴۰۹) یعنی کوّے وغیرہ کو فاسق اس لیے فرمایا ہے کہ یہ حلال جانوروں کے حکم سے خارج ہے اس کو حرم میں قتل کرنا حلال اور اس کا کھانا حرام ہے ۔

۴ ۔ جو جانور پنجوں سے چیر پھاڑ کر شکار کر کے کھاتے ہیں ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرما دیا ۔ حدیث شریف میں ہے ۔

عن العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر (صحیح مسلم جلد۲ صفحہ۱۵۵)
عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر کو دانتوں سے پھاڑنے والے درندے اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندے حرام کر دیئے اور کوّا بھی چڑیا وغیرہ کے بچوں کو پنجوں سے چیرتا پھاڑتا ہے اس لیے اس حدیث کے موجب حرام قرار پایا ۔

۵۔ جمہور ائمہ مذاہب کے نزدیک بھی پنجوں سے چیر کر شکار کرنے والے پرندے حرام ہیں چنانچہ امام نووی فرماتے ہیں :۔

فی ھٰذہ الاحادیث دلالۃ لمذھب الشافعی والی حنیفۃ واحمد و داؤد والجمہور انہ یحرم اکل کل ذی ناب من السباع وذی مخلب من الطیر۔ (نووی علی صحیح مسلم جلد ۲ صہ ۱۴۷)

یعنی امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور جمہور کے نزدیک پنجوں سے شکار کرنے والے پرندے حرام ہیں اور کوا بھی اس کلیہ میں داخل ہے لہٰذا وہ بھی حرام قرار پایا۔

۶۔ عقل اور قیاس صحیح سے بھی کوّے کی حرمت ثابت ہے کیونکہ حرمت کا سبب یا خبث ہے اور یا ایذاء اور یہ دونوں وصف کوے میں موجود ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں :۔

والموثر فی الحرمۃ الایذاء وھو طوراً یکون بالناب وتارۃ یکون بالمخلب او الخبث وھو قد یکون خلقۃ کما فی الحشرات والھوام وقد یکون بعارض کما فی الجلالۃ۔ (ردالمحتار جلد ۵ صہ ۲۶۵)

حرمت کا سبب یا تو ایذاء ہے اور وہ دانتوں سے پھاڑنے یا پنجے سے چیرنے سے ہوتی ہے اور یا خبث ہے اور وہ کبھی فطری ہوتا ہے جیسے حشرات الارض میں اور کبھی طاری جیسے گندگی کھانے والے جانوروں میں اور کوے میں ایذا کا وصف بھی ہے کیونکہ وہ چیرتا پھاڑتا ہے اور بچوں سے روٹی جھپٹ کر لے جاتا ہے اور خبث بھی ہے کیونکہ وہ گندگی اور مردار بھی کھا لیتا ہے۔ اس لیے عقلاً اور قیاساً بھی حرام قرار پایا۔

ازالہ شبہات بعض علماء عصر یہ کہتے ہیں کہ مرغی بھی گندگی اور پاک چیزیں دونوں کھا لیتی ہے پس جب مرغی حلال ہے تو کوّا بھی حلال ہونا چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر حرمت کے دلائل سے صرف نظر کر کے صرف

مرغی پر قیاس کرنا مقصود ہے تو پھر کتا، چیل اور گدھ بھی حلال ہونے چاہییں۔ کیوں کہ یہ جانور بھی گندگی اور مردار کے علاوہ پاک چیزیں مثلاً روٹی وغیرہ بھی کھا لیتے ہیں۔ اور اگر دوسرے دلائل کی وجہ سے یہ جانور حرام ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان دلائل کی وجہ سے کوا حرام نہ ہو۔ نیز اگر غور کیا جائے تو کوّے اور مرغی میں فرق واضح ہے۔ کوّے کو حضور نے فاسق فرمایا۔ اس کے برخلاف مرغی کو آپ نے خود تناول فرمایا۔ کوّا چیر پھاڑ کر شکار کرتا ہے اور مرغی ایسا نہیں کرتی۔ کوے کو آپ نے حرم و غیر حرم میں قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ مرغی کے لیے یہ حکم نہیں فرمایا۔ اصل بات یہ ہے کہ کوّا مرغی کی طرح نہیں چیل اور گدھ کی طرح ہے جس طرح وہ حرام ہیں یہ بھی حرام ہے۔

حلت زاغ کے سلسلہ میں یہ دلیل بھی دی جاتی ہے کہ فقہا نے لکھا ہے کہ کوّے کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو صرف مردار کھائے وہ بالاتفاق حرام ہے۔ دوسری وہ جو صرف دانہ دنکا کھائے یہ بالاتفاق حلال ہے تیسری قسم وہ ہے جو گندگی اور مردار بھی کھائے اور دانہ دنکا بھی اس میں اختلاف ہے امام ابو یوسف کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور امام اعظم کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔ یہ دلیل سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے امام اعظم اور امام ابو یوسف کا اختلاف معروف کوے کے بارے میں نہیں عقعق کے بارے میں ہے اور عقعق معروف کوے کے علاوہ ایک اور پرندہ ہے۔

ملاحظہ فرمایئے علامہ محمد بن حسین بن علی حنفی فرماتے ہیں :-

والغراب ثلاثة انواع نوع یاکل الجیف فحسب فانه لا یؤکل ونوع یاکل الحب فحسب فانه یؤکل ونوع یخلط بینهما وهو ایضاً یؤکل عند الامام وهو العقعق لانه یاکل کالدجاج وعن ابی یوسف انه یکره اکله لانه غالب اکله الجیف والاول اصح۔

(تکملة البحر الرائق جلد ۸ ص ۱۲۳)

کوّے کی تین قسمیں، اول جو صرف گندگی کھاتا ہے یہ حرام ہے۔ ثانی جو صرف دانہ کھاتا ہے یہ حلال ہے اور ثالث جو مُردار اور دانہ دونوں کھانے والا ہے جس کا نام عقعق ہے۔ امام صاحب کے نزدیک یہ بھی حلال ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے۔

اسی طرح ہدایہ میں ہے :- وقال ابوحنیفة لا باس باکل العقعق لانه یخلط فاشبه الدجاجة وعن ابی یوسف انه یکره لان غالب اکله الجیف

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ عقعق کے کھانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ گندگی کو دوسری چیزوں کے ساتھ ملا کر کھاتا ہے پس مرغی کے مشابہ ہے اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ عقعق کی غالب خوراک چونکہ مردار ہے اس لیے وہ مکروہ ہے۔

ان دو حوالوں سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام اعظم اور امام ابو یوسف کا یہ اختلاف معروف اور زیر بحث کوّے میں نہیں عقعق میں ہے۔ آیئے اب دیکھیں کہ فقہاء کرام عقعق کی کیا تعریف کرتے ہیں۔

علامہ طحطاوی فرماتے ہیں العقعق وزن جعفر طائر نحو الحمامة طویل الذنب فیه بیاض وسواد وهو نوع من الغربان یتشاءم به ویعقعق بصوت یشبه العین والقاف۔ (حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار جلد ۴ صہ ۱۵۶)

عقعق کبوتر کی جسامت کا ایک پرندہ ہے جس کی دم لمبی ہوتی ہے اور اس میں سیاہی اور سفیدی دونوں ہوتی ہیں کوے کی ایک قسم ہے جس کو بدفالی کی علامت قرار دیتے ہیں اور اس کی آواز عین اور قاف (عق) کے مشابہ ہوتی ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی نے بھی رد المحتار جلد ۵ صہ ۲۶۸ پر عقعق کی یہی تعریف بیان فرمائی ہے اور علامہ دمیری لکھتے ہیں :- صوته العقعقة وهو طائر علی قدر الحمامة وهو علی شکل الغراب وجناحاه اکبر من جناحی الحمامة وهو ذو لونین ابیض واسود طویل الذنب الی ان قال یشتق له هذا الاسم من صوته (حیوٰة الحیوان جلد ۲ صہ ۵۹)

عقعق کبوتر کی جسامت کا ایک پرندہ کوّے کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس میں سیاہ اور سفید دو رنگ ہوتے ہیں اس کی دم لمبی اور پر کبوتر سے بڑے ہوتے ہیں۔ عق عق کی آواز نکالتا ہے۔ اسی وجہ سے عربوں نے اس کا نام عقعق رکھ دیا ہے۔
گندگی کھانے کے بارے میں اس کی عادت بیان کرتے ہوئے امام قاضی خان لکھتے ہیں: وعن ابی یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ انہ قال سألت ابا حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ عن العقعق فقال لاباس بہ فقلت انہ یاکل النجاسات فقال انہ یخلط النجاسۃ بشیئ آخر ثم یاکل۔ (فتاوی قاضی خان علی ھامش الھندیہ جلد ۳ ص ۳۵۷) امام ابو یوسف کہتے ہیں میں نے امام اعظم سے عق عق کے بارے میں پوچھا فرمایا کوئی حرج نہیں۔ میں نے عرض کیا وہ نجاست کھاتا ہے۔ فرمایا وہ نجاست کو دوسری چیزوں کے ساتھ مخلوط کر کے کھاتا ہے۔
(حاشیہ طحطاوی اور فتاوی عالم گیری میں بھی یہ عبارت پیش کی گئی ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ عق عق کی جسامت زاغ معروف سے چھوٹی اور کم ہوتی ہے اس میں دو رنگ ہیں جبکہ زاغ معروف میں صرف ایک سیاہ رنگ ہوتا ہے اس کی دم لمبی اور پَر بڑے ہوتے ہیں اس کی آواز عق عق ہوتی ہے اس کے برخلاف کوّا غائیں غائیں کی آواز نکالتا ہے۔ عرب بدفالی کی علامت قرار دیتے ہیں، جب کہ عام کوّے کا یہ حکم نہیں ہے۔ نیز یہ گندگی کو دوسری چیزوں کے ساتھ ملا کر کھاتا ہے جبکہ عام کوّا یہ احتیاط نہیں کرتا۔ پس روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ عق عق اور پرندہ ہے اور کوّا اور پرندہ ہے اور امام ابو یوسف اور امام اعظم کا اختلاف عقعق میں ہے۔ کوّے میں نہیں، اور یہ معروف کوّا بہرحال حرام ہے۔